اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

فی پرچہ ۱؍

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عـہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ عـہ

نمبر ۶۳	مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۱ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۲ رجب ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے ؛

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ چند دن کی رخصت پر اپنے وطن تشریف لے گئے ہیں ؛

امرتسر کے جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کئی ایک اصحاب گئے۔ احراریوں وغیرہ کی فتنہ انگیز کوششوں کے باوجود خدا کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ مسلم وغیر مسلم اصحاب نے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دلچسپ تقریریں کیں۔ جلسہ میں اس کثرت سے لوگ شریک ہوئے۔ کہ جلسہ گاہ بالکل پُر ہوگئی۔ اور کئی لوگوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔ مفصل رپورٹ آئندہ درج کی جائیگی ؛

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

چندۂ خاص اور جماعت احمدیہ کا قرض

نہایت خطرناک صورت حالات پیدا ہونے کا خطرہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نے اڑھائی ماہ ہوئے۔ چندۂ خاص کے متعلق اپیل کی تھی۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ اس وقت ستر ہزار سے زائد سلسلہ پر قرض ہے۔ اور ماہوار اخراجات

اور جلسہ سالانہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس وقت ڈیڑھ لاکھ تک ضرورت ہے جسے پورا کرنے کی صورت یہ ہے۔ کہ آئندہ تین ماہ کے عرصہ میں ہماری جماعت اپنی ایک ماہ کی آمد دیدے جس میں جلسہ سالانہ ۔۔

ماہوار چندہ اور وصیت کی رقوم بھی شامل ہوں۔ اس اپیل پر جس جوش سے جماعت نے لبیک کہا۔ وہ نہایت خوش آئند تھا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے دو ماہ میں قرض ستر ہزار سے چھبیس ہزار تک آ گیا لیکن ابھی جلسہ سالانہ کا خرچ ملا کر پچاس ہزار کے قریب ضرورت باقی تھی اور میں امید کرتا تھا۔ کہ تیسرے مہینہ میں چونکہ ساری جماعت میں چندۂ خاص کی تحریک منظم ہو چکی ہوگی۔ اس مہینہ کا خرچ نکال کر بھی پچاس ہزار کے قریب رقم ہو جائے گی۔ اور سلسلہ کا بار دور ہو سکے گا۔ مجھے افسوس سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ تیسرے مہینہ میں جماعت کے مخلصین کی کوششیں بجائے زیادہ ہونے کے کم ہو گئی ہیں۔ اور آمد بہت ہی کم ہے۔ حتیٰ کہ آخری رپورٹ یہ ہے۔ کہ قرض کا بار چھبیس ہزار سے بڑھ کر پھر چھتیس ہزار ہو گیا ہے۔

یہ حالات نہایت خطرناک ہیں۔ اور ان کی طرف جماعت کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ ملک میں جس قسم کی نازک حالت پیدا ہو رہی ہے اسے دیکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے۔ کہ قرض کو بالکل اتار دیں۔ بلکہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ ہمارے پاس جمع رہے۔ تاکہ سلسلہ کے کام رک نہ سکیں پس اس وقت تمام جماعت پر یہ اہم فرض عائد ہے۔ کہ اپنے وقت اور آرام کی قربانی کر کے اس قدر رقم جمع کرنے کی کوشش کرے۔ کہ قرض بھی اتر جائے۔ اور کچھ رقم ریزرو کے طور پر بھی جمع ہو جائے۔ ورنہ آئندہ ملک کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے سلسلہ کے کاموں کے لئے اور بھی خطرہ ہو گا۔

میں یہ یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ کام خدا تعالےٰ کا ہے۔ اور وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ موجودہ جماعت کا جو تعلق مجھ سے ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے میرا فرض ہے۔ کہ انہیں بھی خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچاؤں۔ کوئی باپ یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس کا کوئی بچہ تباہ ہو۔ پھر میں کس طرح برداشت کر سکتا ہوں۔ کہ جماعت کا کوئی فرد ان انعامات سے محروم رہ جائے۔ جو خدا تعالےٰ نے مخلصین کے لئے مقرر کئے ہیں۔

میں جانتا ہوں۔ کہ بعض لوگ ان شبہات اور شکوک میں مبتلا ہیں۔ کہ سلسلہ کے بعض کام ناواجب ہیں۔ یا یہ کہ روپیہ زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ میں ایسے لوگوں کو بیمار بچوں کی طرح سمجھتا ہوں جس طرح بیمار بچہ دوا سے بچنے کے لئے بہانے تلاش کرتا ہے۔ یہ لوگ بھی اپنی ضمیر کی ملامت سے بچنے کے لئے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح خیر خواہ ماں باپ ان بہانوں کے فریب میں نہیں آتے۔ اسی طرح میں بھی اس دھوکے میں نہیں آ سکتا۔ میرا فرض ہے۔ کہ لوگوں کے دل راضی ہوں۔ یا نہ ہوں۔ انہیں خدمتِ دین کی طرف متوجہ کروں۔ اور جہاں تک مجھ سے ممکن ہو۔ انہیں دلیل اور ترغیب کے ذریعے سے مجبور کر دوں پس میں ان کو بھی جو کمزور ہیں۔ کہتا ہوں۔ کہ اپنے شکوک کی چادر اتار پھینکیں۔ کہ یہ خوبصورتی کا نہیں۔ بلکہ بدصورتی کا موجب ہے۔ اور رحمت کا نہیں۔ بلکہ لعنت کا باعث ہے۔ تم نے خدا تعالےٰ کے نشانات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ تم نے اس کی قدرت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے خدا تعالےٰ کی حجت تم پر پوری ہو چکی ہے۔ پس اس وہم میں مت پڑو کہ خدا تعالےٰ نے ایک سلسلہ کو قائم کر کے معاً اس میں بیماری کے کیڑے پیدا کر دیئے۔ کیڑے سلسلہ میں نہیں۔ بلکہ خود تمہارے اندر ہیں مریض جماعت نہیں۔ بلکہ تم خود ہو۔ اپنی جان پر رحم کرتے ہوئے اپنی اولادوں کو تباہی سے بچانے کے لئے اخلاص اور قربانی پیدا کرو۔ ورنہ دکھ اور تکلیف اٹھاؤ گے۔ اور نقصان میرا نہیں۔ بلکہ تمہارا اپنا ہو گا۔ کیونکہ میں اپنے لئے نہیں۔ بلکہ خدا کے لئے مانگتا ہوں۔

یاد رکھو۔ کہ تیس نومبر کو ہندوستان کے چندہ خاص کی میعاد ختم ہوتی ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے خاص اجازت لی ہے پس وہی شخص اپنے فرض کو ادا کرنے والا سمجھا جائے گا۔ جس کا روپیہ تیس نومبر کو اس کے شہر یا گاؤں سے چل پڑے۔ اس کے بعد دینے والا گو ثواب سے تو محروم نہیں ہے گا۔ لیکن سابقون الاولون میں شامل نہیں ہو سکے گا۔ پس تھوڑی سی دیر سے اپنے ثواب کو کم نہ کرو۔ کہ ثواب ایسی چیز نہیں جس کی کمی کو برداشت کیا جا سکے۔

میں مخلصین کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے چندہ کو ادا کر کے خوش نہ ہوں۔ ہر مومن اپنے بھائیوں کا بھی ذمہ وار ہے۔ پس دوسروں کی بھی خبر لو۔ اور خدا تعالےٰ کے کام کو خدا تعالےٰ کا کام سمجھ کر کرو۔ تا تمہارا اخلاص ہمدردی کی بھٹی میں پڑ کر خالص ہو جائے۔ اور تم دنیا میں خدا تعالےٰ کے قطب سمجھے جاؤ۔ یاد رکھو۔ کہ دین کا کام ایک دن کا نہیں نہ ایک مہینہ یا ایک سال کا ہے۔ بلکہ عمر بھر کا کام ہے۔ پس وہ جو آخری سانس کے قریب بھی سست ہوتا ہے۔ اپنی سب کمائی کو ضائع کرتا ہے۔ اس راہ پر کوئی درمیانی منزل نہیں۔ کوئی آرام کی جگہ نہیں۔ اس پر تو وہی شخص منزل مقصود کو پہنچتا ہے۔ جو آخری سانس تک حرکت کرتا رہتا ہے جس کی آنکھیں جان کندن کے وقت بھی خدا کے فرشتوں پر پڑتی ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار میرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی۔

"زمیندار" کی ایک دروغگوئی کی تردید

اخبار "زمیندار" میں میرے متعلق ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے نہیں۔ بلکہ اہل سنت والجماعت سے ہے۔ اس وحشت انگیز خبر کے پڑھنے سے جو قلق اور رنج میرے احمدی احباب کو ہوا ہے۔ اس کا پتہ ان خطوط سے لگتا ہے۔ جو سینکڑوں کی تعداد میں مجھے موصول ہوئے ہیں۔ میں ان سب احباب کی ہمدردی کا ممنون ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں کہ وہ خبر سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ اور کسی دشمن کی کارروائی ہے۔ میرا پختہ ایمان ہے کہ یہ سلسلہ احمدیہ الٰہی سلسلہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام برحق ہیں۔ خلافت کا سلسلہ جماعت

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور مسلمان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل مفہوم کا تار امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کے نام ارسال فرمایا ہے:۔

"تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کنزرویٹو پارٹی کچھ کمزوری دکھلا رہی ہے۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں اور ادنےٰ اقوام کے نمائندوں میں بھی کمزوری پیدا ہونے لگی ہے۔ اور وہ ڈرنے لگ گئے ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو نہایت قابل افسوس ہے۔ ہمارے نمائندوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کی کامیابی آخر الامر خود ان کی اپنی کوششوں پر منحصر ہے۔ دوسروں کی امداد ایک تائیدی امر سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ پس اگر کنزرویٹو پارٹی کمزوری دکھاتی ہے۔ تو اس کا نقصان خود اسی کو ہو گا۔ اور وہ اپنی عزت کھو بیٹھے گی لیکن مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خود اپنے مونہہ سے یہ کہکر کہ وہ اپنے حقوق چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اپنے مستقبل کو خراب نہ کریں۔ دوسرے لوگ جو چاہیں کریں۔"

کشمیر کے متعلق انگلستان میں جد وجہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مہاراجہ صاحب کشمیر کے تازہ اعلان کے متعلق ایک تار انگلستان دیا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ مڈلٹن کمیشن کا دائرہ تحقیقات اگر سب بانہ فسادات کے لئے وسیع نہ کیا گیا۔ تو اس کمیشن کی رپورٹ چنداں مفید نہ ہوگی۔ اس کے جواب میں ولایت سے امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن نے تار دیا ہے۔ کہ اس امر کو انگلستان کے ذمہ وار حلقوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ مگر یہاں خوف کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ایسا کیا گیا تو شائد مہاراجہ صاحب اسے اپنی کھلی تذلیل خیال کریں گے۔ اور کام کو نقصان ہو گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دوبارہ تار دیا ہے۔ کہ اس میں مہاراجہ صاحب کی کوئی ذلت نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک انصاف کا سوال ہے جبکہ دلال کمیشن مسلمانوں کو فسادات کا ذمہ وار قرار دے چکا ہے تو مڈلٹن کمیشن جس کا دائرہ تحقیق بعد کے واقعات سے تعلق رکھتا ہے اگر ریاست یا ہندوؤں کو ذمہ وار قرار بھی دے۔ تو پھر بھی دلال کمیشن کی رپورٹ کے قائم رہتے ہوئے اصل ذمہ واری مسلمانوں پر ہی رہے گی۔ جنہوں نے بقول دلال کمیشن فساد شروع کیا۔ پس ضروری ہے۔ کہ اس کمیشن کی رپورٹ کو تبدیل کیا جائے۔ ورنہ نئے کمیشن کے تقرر سے وہ کامل اعتماد نہیں پیدا ہو سکتا۔ جو مقصود ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

ریاست کشمیر کے نادان دوست

ریاست کے خلاف ہندو اخبارات کی فتنہ پردازیاں

مسلمانانِ کشمیر کی آئینی جد و جہد

ہندو اخبارات نے متفقہ طور پر اور ہندو لیڈروں میں سے بعض نے اپنے آپ کو حکومت کشمیر کے ایسے نادان دوست ثابت کر دیا ہے۔ کہ ریاست کو ہمیشہ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اور ان کی کسی بات کو قطعاً کوئی وقعت نہ دینی چاہیئے۔ مسلمانانِ کشمیر نے جب ایک طویل عرصہ کی ذلت و ادبار کی زندگی کو اپنے لئے ناقابل برداشت پایا۔ اور اپنے انسانی حقوق کا مطالبہ آئینی طریق سے شروع کیا۔ تو صاف طور پر بار بار یہ بھی اعلان کر دیا۔ کہ وُہ ظلم و جور سے مخلصی پانے اور اپنے آپ کو انسانوں میں شمار کرانے کے لئے جو جد و جہد کر رہے ہیں۔ وُہ قطعاً فرقہ وارانہ رنگت سے پاک ہے۔ اور ان کا کسی سے بوجہ اس کے غیر مسلم ہونے کے کوئی مطالبہ نہیں۔ بلکہ وُہ حکومت سے اپنے حقوق طلب کر رہے ہیں۔ اور حکام کے انسانیت کش طریقِ عمل کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں ؛۔

ہندو اخبارات کی شرارتیں

لیکن ہندو اخبارات نے پہلے ہی دن سے یہ کوشش شروع کر دی۔ کہ ایک طرف تو تمام غیر مسلموں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کر کے فرقہ وارانہ فتنہ کھڑا کر دیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں پر یہ الزام لگا کر کہ وُہ حکومت سے بغاوت کر رہے ہیں۔ اور مہاراجہ بہادر کو گدی سے اتار کر کشمیر میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ عام ہندوؤں کے علاوہ ہندو حکام کو بھی مسلمانوں کو کچلنے اور بزور اُن کی آواز بند کرنے پر آمادہ کر سکیں۔ چنانچہ گذشتہ چند ماہ کے ہندو اخبارات کے صفحات اور ہندو لیڈروں کی تقریروں سے بڑی آسانی کے ساتھ یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں کی بالکل حق بجانب جد و جہد کو فرقہ وارانہ رنگت دے کر ریاست کے غیر مسلموں کو ان کے خلاف سخت اشتعال دلایا گیا۔ وہاں مسلمانوں کو غدار اور باغی بتا کر موجودہ حکومت کو زیادہ سے زیادہ جبر اور طاقت استعمال کرنے کے مشورے دیئے گئے اور بار بار یہی کہا گیا۔ کہ مسلمانوں کی کسی بات کی طرف توجہ کرنے کی بجائے انہیں پوری طاقت اور قوت کے ذریعہ کچل دیا جائے۔ اور ایسا سبق دیا جائے۔ کہ وُہ ہمیشہ کے لئے دم بخود ہو جائیں ؛۔

افسوسناک نتیجہ

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک طرف تو ریاست کے غیر مسلموں نے پے بہ پے فرقہ وارانہ فساد پیدا کر کے ریاست کی فضا کو بالکل خراب کر دیا۔ اور دوسری طرف کوتہ اندیش حکامِ ریاست نے ظلم و ستم کے تمام حربے مسلمانوں پر چلا کر نہایت ہی رُوح فرسا اور اندوہناک مناظر پیدا کر دیئے ؛۔

خام خیال

اس قسم کے مشورے دینے والے ہندو اخبارات، اور ہندو لیڈران اور پھر ان پر عمل پیرا ہونے والے ریاست کے حکام کا خیال تھا۔ کہ مسلمانانِ جموں و کشمیر نے لمبے عرصہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر جو آواز بلند کی ہے وُہ جبر و تشدد کے استعمال سے فوراً بند ہو جائے گی۔ اور مسلمان نہ صرف اپنی سابقہ حالت پر قناعت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ بلکہ اپنے اُوپر کچھ اور پابندیاں عائد کر کے پیچھا چھڑا لینا بھی غنیمت سمجھیں گے۔ یہ خیال مسلمانوں کی موجودہ بے کسی و بے بسی اور سالہا سال کے ظلم و ستم کو بلا چون و چرا برداشت کرتے رہنے کی وجہ سے پیدا ہونا کچھ بعید نہ تھا۔ لیکن اس خام خیال کو اپنے دل میں جگہ دینے والے یہ بالکل بھول گئے۔ کہ صبر اور برداشت کی بھی آخر ایک حد ہوتی ہے۔ اور مسلمانانِ ریاست جموں و کشمیر کے صبر کا پیمانہ بالکل پر ہو چکا ہے۔ جس میں جبر و ستم کے ایک قطرہ کا اضافہ بھی اسے چھلکا دینے اور ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دینے کے لئے بالکل کافی ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور مسلمان مشدائد اور تکالیف کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے مردانہ وار میدان عمل میں ڈٹے رہے۔

مسلمانانِ ریاست کی ہمت و استقلال

مسلمانانِ جموں و کشمیر نے خدا تعالےٰ کی بخشی ہُوئی ہمت اور استقلال کے ذریعہ ثابت کر دیا۔ کہ جبر و تشدد خواہ کتنی ہی انتہائی شکل اختیار کرے۔ وُہ ان کی جانیں تو لے سکتا ہے۔ انہیں خاک و خون میں تو تڑپا سکتا ہے۔ ان کے بچوں کو یتیم اور ان کی عورتوں کو بیوائیں تو بنا سکتا ہے۔ ان کی کھالیں تو ادھیڑ سکتا ہے۔ انہیں جیلخانوں میں تو بند کر سکتا ہے۔ لیکن اپنے انسانی حقوق اور مطالبات کے حصُول کے جس جذبہ کو لے کر وُہ کھڑے ہُوئے ہیں۔ اسے قطعاً نہیں دبا سکتا اور نہ صرف دبا نہیں سکتا۔ بلکہ اسے اَور زیادہ بڑھنے سے نہیں روک سکتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ ریاست کے ہندوؤں اور ریاستی حکام نے مسلمانوں کو ہر قسم کے مظالم کا نشانہ بنا کر اور ان پر انتہا درجہ کا تشدد کر کے دیکھ لیا۔ کہ جو آواز مسلمانوں نے پہلے دن بلند کی تھی۔ اس میں نہ صرف کسی قسم کی کمزوری نہیں پیدا ہوئی۔ بلکہ وُہ زیادہ طاقتور اور مضبُوط ہو گئی ہے ؛۔

مہاراجہ بہادر کا تدبر

مسلمانانِ ریاست کی اس درجہ تک آزمائش کر لینے۔ اور ان کی قوت برداشت اور استقلال کا ایسا عظیم الشان نظارہ دیکھ لینے کے بعد عقلمندی اور تدبر کا تقاضا یہی تھا۔ کہ ان کے نہایت واجبی اور انسانیت کے لحاظ سے نہایت ضروری حقوق فوراً ان کے حوالے کر دیئے جاتے۔ اور اس کشمکش میں جو بے حد اندوہناک اور رُوح فرسا حادثات کوتہ اندیش حکام کی نادانی اور ستم رانی سے رونما ہو چکے تھے۔ ان کا باحسن طریق ازالہ کر کے ملک میں امن و امان پیدا کیا جاتا اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانوں کے نمائندوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مشورہ سے مطالبات کی جو فہرست مہاراجہ بہادر کی خدمت میں پیش کی تھی۔ اس میں سے کئی ایک تو فوری طور پر منظور کر لئے گئے۔ اور باقیوں کے متعلق تحقیقات شروع کر دی گئی ہے ؛۔

ہندو اخبارات کی ریاست سے دشمنی

ان حالات میں ہندو اخبارات اور ہندو لیڈروں پر یہ بات پُوری طرح واضح ہو جانی چاہیے تھی۔ کہ گذشتہ چند ماہ میں انہوں نے مسلمانوں کی بلا وجہ عداوت اور دُشمنی میں اندھے ہو کر ریاست کے متعلق جو رویہ اختیار کئے رکھا۔ اس نے انہیں ریاست کا بے حد نادان دوست ثابت کر دیا ہے۔ اور ان کی فتنہ پردازیوں اور شرارتوں نے ریاست کو بہت بڑا نقصان پہونچایا ہے۔ آئندہ انہیں معقولیت سے کام لینا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہر بات میں مسلمانوں کی مخالفت کرنے۔ ان کے خلاف نئے سے نئے الزام گھڑنے اور ریاست کو ان پر تشدد کرنے اور انہیں کچلنے کے مشورے دینے میں ریاست کی خیر خواہی نہیں۔ بلکہ بہت بڑی بدخواہی ہے ؛۔

گورہ فوجیں اور ہندو اخبار

لیکن تعجب ہے۔ کہ ابھی تک ہندو اخبارات کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی

اور وہ پہلے کی طرح ہی فتنہ پردازیوں میں مصروف ہیں۔ وہ اب بھی مسلمانوں پر "بغاوت اور کھلم کھلا شورش پیدا کرنے" "سفاکانہ کارروائیوں میں مصروف رہنے" کے الزامات لگا رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ محض اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ ریاست میں انتظام قائم کرنے کے لئے مہاراجہ بہادر کی درخواست پر جو گورہ فوجیں ریاست میں مقیم ہیں۔ ان کے سارے اخراجات مسلمانوں پر ڈالے جائیں چنانچہ "ملاپ" ۲۰ نومبر لکھتا ہے:-

"ریاست کی طرف سے بار بار مسلمانوں کے ساتھ رعائت کی گئی۔ باوجود بغاوت اور کھلم کھلا شورش پیدا کرنے کے انہیں بار بار معاف کیا گیا۔ لیکن وہ سفاکانہ کارروائیوں میں مشغول رہے۔ ہندوؤں کی لوٹ مار کے واقعات بدستور ہوتے رہے۔ مہاراجہ کے خلاف ناقابل برداشت نعرے لگتے رہے۔ اور مہاراجہ ہری سنگھ اپنی مسلم رعایا کو پھر بھی معاف کرتے رہے۔ اور باغیوں۔ قاتلوں۔ ڈاکوؤں اور شریروں کو رہا کر کے یہ خیال کرتے رہے۔ کہ اس طریقہ سے لاتوں کے یہ بھوت باتوں سے مان جائیں گے"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ اب بھی جبکہ ریاست میں پر امن فضا کی بے حد ضرورت ہے۔ جبکہ ریاست مسلمانوں کے مطالبات میں سے کئی ایک کی اہمیت اور معقولیت کا اعتراف کرتی ہوئی ان کو منظور کر لینے اور باقیوں کے متعلق تحقیقات کرانے میں مصروف ہے۔ اور اس کام میں مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ "ملاپ" جیسے فتنہ پرداز ہندو اخبار مسلمانوں کے متعلق سخت غلط بیانیاں کر کے ہندوؤں کو مشتعل کر رہے۔ اور مسلمانوں پر بے سروپا الزامات لگا کر حکام کو اشتعال دلا رہے ہیں ؀

گورہ فوج کے اخراجات کی ذمہ واری

چنانچہ کہا جا رہا ہے۔

"اندرونی شورش تو بڑی آسانی سے ریاست کے حکام دبا سکتے تھے۔ لیکن بیرونی بھوت کے لئے بیرونی مداری کی ضرورت بھی گئی۔ اور برٹش فوجیں ریاست میں جا پہنچیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ان برٹش فوجوں کے بھاری بھر کم اخراجات کی تمام تر ذمہ واری یا تو کشمیری مسلمانوں پر آتی ہے۔ اور یا پھر بیرونی مسلمانوں پر آتی ہے جنہوں نے شورش پیدا کر کے ریاست میں گورہ فوجوں کی ضرورت محسوس کرا دی"!

اوّل تو یہی غلط ہے۔ کہ کشمیری مسلمانوں یا بیرونی مسلمانوں نے شورش پیدا کر کے ریاست میں گورہ فوجوں کی ضرورت محسوس کرا دی۔ کیونکہ مسلمانوں نے روز اوّل سے ہی اپنی تمام جد وجہد کو قانون و آئین کی حدود کے اندر رکھا۔ اور اپنے مطالبات ایسی معقولیت اور عمدگی کے ساتھ پیش کئے۔ کہ آخر ریاست کو انہیں تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اگر ریاست ابتداء میں ہی ایسا کرتی۔ اور اپنے نادان دوستوں اور عاقبت نااندیش مشیروں کی باتوں میں آ کر ظلم و ستم کے حربے بکلام بے جا تشدد اور سختی پر نہ اتر آتے۔ تو نہ حالت یہاں تک پہنچتی۔ اور نہ گورہ فوجوں کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اس وجہ سے برٹش فوجوں کے بھاری بھر کم اخراجات کی تمام تر ذمہ واری یا تو کشمیر کی حکومت اور اس کے ستم کیش حکام پر عائد ہوتی ہے۔ یا پھر "ملاپ" کے سے اخباروں پر جنہوں نے شورش پیدا کرا کے ریاست میں گورہ فوجوں کی ضرورت محسوس کرا دی۔ لیکن اگر اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والوں پر ان انتظامات کے بھاری بھر کم اخراجات عائد ہو سکتے ہیں۔ جو حکومت ضروری سمجھے۔ تو اسی اصل کے ماتحت ہندوستان میں گاندھی جی اور ان کے پیروؤں نے جن میں "ملاپ" بھی شامل ہے۔ جو شورش پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کی وجہ سے گورنمنٹ ہند کو جو انتظامات کرنے پڑتے ہیں۔ ان کے اخراجات کی تمام تر ذمہ واری گاندھی جی اور ان کی تحریک میں شامل ہونے والوں پر کیوں عائد نہیں کی جاتی۔ کیا "ملاپ" گورنمنٹ ہند کے اس قسم کے اخراجات گاندھی جی اور کانگرس پر ڈالنے اور ان میں بحصہ رسدی شریک ہونے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں۔ تو ریاست کشمیر میں جانے والی فوجوں کے اخراجات کشمیر کے مسلمانوں اور ان کے ہمدردوں پر کس موہنہ سے ڈالنا چاہتا ہے؀

کشمیر کے فاقہ کش مسلمان

"ملاپ" نے اپنی اسی ہندووانہ ذہنیت کے ماتحت جس کے تقاضا سے وہ گورہ فوجوں کے بھاری بھر کم اخراجات کی ذمہ واری مسلمانوں پر ڈال رہا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ

"بیرونی مسلمانوں نے کشمیر کے خلاف جو شرارت پھیلائی۔ اس میں سب سے بلند آواز یہ ہوتی تھی۔ کہ کشمیر کے مسلمان غریب ہیں۔ اور فاقہ کشی سے مر رہے ہیں۔ اور ٹیکسوں سے ان کا کچومر نکل گیا ہے۔ ان کی اس غریبی۔ اس مفلسی۔ اس فاقہ کشی کو دور کرنے کا طریقہ احراریوں نے یہ نکالا ہے۔ کہ اب ان کی ریاست پر لکھو کھہا روپے کا بوجھ جا پڑے گا۔ آخر کار یہ روپیہ رعایا ہی کے جیبوں سے نکلتا ہے"!

یہ لکھتے ہوئے غالباً "ملاپ" یہ بھول گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں گاندھی جی نے حکومت کے خلاف جو شورش پیدا کی۔ اس میں بھی سب سے بلند آواز یہی ہے۔ کہ ہندوستانی غریب ہیں۔ فاقہ کش ہیں ٹیکسوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اور گاندھی جی اپنی لنگوٹی کو اس کے ثبوت میں پیش کیا کرتے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ غریب اور فاقہ کش ملک کا باشندہ بتایا کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے شورش پیدا کر کے نہ صرف کروڑہا روپیہ کا بوجھ حکومت پر ڈال دیا۔ جو آخر کار ہندوستان ہی کی مفلس اور فاقہ کش رعایا کی جیبوں سے نکلتا ہے بلکہ سودیشی تحریک کے سلسلہ میں تاجروں کو کروڑہا روپیہ کا نقصان پہنچایا دیا۔ اور بدیشی کپڑوں کو آگ کی نذر کرا کر جس قدر نقصان پہنچایا وہ مزید برآں ہے۔ مگر آج تک "ملاپ" کو کبھی گاندھی جی اور سودیشی کے حامیوں کو مخاطب کر کے یہ کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ کہ وہ کیوں غریب اور فاقہ کش ہندوستانیوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ کشمیر کے متعلق جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ وہ محض فریب کاری اور فتنہ پردازی ہے۔ جس سے مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر میں یہ کہہ کر خوف وہراس پیدا کیا جائے۔ کہ ان پر اب اور زیادہ ٹیکس لگائے جائیں گے۔ اور ان کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو جائے گی؀

"ملاپ" کے مشورہ کا جواب

اسی سلسلہ میں "ملاپ" نے مسلمانانِ کشمیر کو یہ مشورہ بھی دیا ہے۔ کہ

"وہ احراریوں اور قادیانیوں پر زور ڈالیں۔ کہ تمہاری انگیخت پر ہم نے بغاوت کی جس کی وجہ سے گورہ فوج ریاست میں آ گئی۔ اب اس کا خرچ بھی ادا کرو"!

مسلمانانِ کشمیر "ملاپ" کے اس مشورہ پر عمل کرنے سے قبل یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہوں گے۔ کہ اس وقت تک کی ان کے گاڑھے پسینہ کی کمائی جو ریاست کے خزانہ اور ہندوؤں کے گھروں میں جمع ہو چکی ہے۔ پہلے اسے صرف کر لیا جائے۔ اور تمام کے تمام ہندو مالی لحاظ سے اسی درجہ پر آ جائیں جس پر انہوں نے مسلمانوں کو پہنچا دیا ہے۔ پھر اگر ضرورت ہوئی۔ تو غور کر لیا جائے گا۔ کہ گورہ فوج کے آنے کی ضرورت کس نے پیدا کی۔ اور اس کا خرچ کس پر پڑنا چاہیئے؀

حقیقت یہ ہے۔ کہ اب جبکہ ریاست کے معاملات کے روبراہ ہونے کی بہت کچھ توقعات پیدا ہو چکی ہیں۔ اور امید کی جا سکتی ہے کہ مہاراجہ بہادر نے مسلمانوں کے حقوق کے متعلق جو اعلانات کئے ہیں اگر عملی طور پر بھی ان کی اصل سپرٹ کو قائم رکھا گیا۔ تو ریاست کا نظم ونسق ایسے طریق پر قائم ہو سکے گا۔ جو رعایا کی خوشحالی اور ملک کی ترقی کا موجب ہوگا۔ فتنہ پرداز ہندو اخبار بدامنی اور شورش پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب چونکہ معاملات کو سلجھانے کا کام غیر جانبدار انگریز افسروں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ ہندو اخبارات کو اپنی شرارت میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اور ریاست کے یہ نادان دوست اب اسے پہلے کی طرح مشکلات میں نہیں مبتلا کر سکیں گے ؀

مسلمانانِ کشمیر کے تعلق میں امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کی خدمات

مولانا مہر مدیر "انقلاب" کا جو مکتوب ۱۹ نومبر کے "انقلاب" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں معاملات کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"کشمیری مسلمانوں کے تعلق میں برطانوی جرائد کا رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہے اور اس میں بلا شائبہ ریب مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن کا بڑا حصہ ہے۔ جو شروع سے کشمیر کے تعلق میں اور دوسرے اسلامی مسائل کے تعلق میں مسلسل جد وجہد فرماتے رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں۔ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی رہیں۔ ان کے علاوہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی طرف سے متعدد تار موصول ہوئے۔ جن کی کاپیاں ایک ایک مسلم مندوب کے پاس بھیجی جاتی رہیں"!

یہ بالکل درست واقعہ ہے۔ کہ ابتداء میں برطانوی جرائد کا رویہ مسلمانوں کے خلاف تھا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ عظیم الشان اوصاف

سیرت النبیؐ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی لاہور میں تقریر

۸ نومبر لاہور کے جلسہ سیرت النبیؐ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تقریر فرمائی۔ اور جسے الفضل کے رپورٹر نے قلمبند کیا۔ وہ چونکہ خاصی لمبی ہے۔ اسلئے ذیل میں اس کا ایک حصہ درج کیا جاتا ہے۔ اسی طرح باقی حصے بھی شائع کئے جائیں گے۔ (ایڈیٹر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے کئی دن سے بخار اور نزلہ کی شکایت ہے۔ اور بیماری کی وجہ سے میں یہ خیال کرتا تھا۔ کہ آج لاہور میں اس

مقدس مضمون

کے متعلق جو میرے نزدیک نہ صرف مسلمانوں کے لئے مقدس اور ضروری ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے اور تمام مذاہب کیلئے مفید اور بابرکت ہے۔ کچھ بیان نہ کرسکوں گا۔ لیکن بعض حالات ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ میں نے مناسب سمجھا۔ خواہ گلے کی تکلیف اور بخار کی شکایت ہو۔ تھوڑا بہت بلند یا پست آواز سے جس قدر بول سکوں۔ بولوں اور

اپنے صوبہ کے مرکز میں

اس تحریک کے متعلق جس کی ابتداء میں نے کی ہے۔ کچھ بیان کروں۔ اور بتاؤں۔ کہ اس کا اصل مقصد کیا ہے۔

میں مختلف جماعتوں کی نظر میں اس اعتراض کے نیچے ہوں کہ بہت سے فتنے جو ملک میں پیدا ہوئے۔ ان کی تحریک مجھ سے ہوتی ہے۔ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے۔ اور یوں بھی آجکل

حریت کا زمانہ

ہے۔ اس لئے ہر شخص آزاد ہے۔ کہ جو عقیدہ یا رائے چاہے۔ رکھے۔ اس لئے جو لوگ یہ خیال رکھتے ہیں۔ جب تک ان کی تسلی نہ ہو جائے۔ ان کا حق ہے۔ کہ اپنے خیال پر قائم رہیں۔ مگر جس طرح وہ آزاد ہیں کہ میری نیت کے متعلق جو رائے چاہیں۔ قائم کریں۔ اسی طرح میرا بھی حق ہے۔ کہ جس بات کو حق سمجھوں۔ اس کے مطابق عمل کروں۔ پچھلے چند سالوں میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ

بین الاقوامی تعلقات

اس قدر خراب ہو گئے ہیں۔ کہ اب ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں پر بھی حملے کئے جاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں جہاں دینی تعلقات خراب ہوتے ہیں۔ وہاں دنیوی تعلقات بھی منقطع ہو جاتے ہیں۔ میں نے اس صورت حالات پر غور کیا۔ کہ کیا ایسی تجویز ہو سکتی ہے۔ کہ یہ تعلقات بہتر ہو جائیں۔ اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے مجھے بہترین ذریعہ یہی نظر آیا۔ کہ ایسی تحریک کی جائے۔ کہ اپنے پیشوا۔ ہادی۔ راہنما۔ اور درحقیقت ہمارے دین و دنیا کے درست کرنے والے کے متعلق غیر اقوام سے درخواست کی جائے۔ کہ آپ کے بعض احباب کو ہمارے آقا کے اندر عیب ہی عیب نظر آتے ہیں۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے۔ جو خوبیوں کو دیکھ سکے۔ اور اگر کوئی ایسا ہے۔ تو وہ سٹیج پر آکر ان خوبیوں کو بیان کرے۔ تا مسلمانوں کو یقین ہو۔ کہ اگر بعض لوگ حضورؐ کے عیوب بیان کرنا اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ تو چند ایسے بھی ہیں۔ جو آپؐ کے اعلےٰ اوصاف اور خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں میں جو جوش اور ناراضگی اس وجہ سے ہے۔ کہ دوسری اقوام ہمارے آقا کی توہین کرتی ہیں۔ وہ کم ہو جائے۔ اور بین الاقوامی تعلقات بہتر ہو سکیں۔ یہ

پہلا قدم

ہے۔ اور دوسری اقوام کا بھی حق ہے۔ کہ ہم سے مطالبہ کریں۔ کہ ہمارے پیشواؤں کی خوبیاں آکر بیان کرو۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ جلد ہی وہ دن آنے والا ہے۔ کہ ایک ہی سٹیج پر مختلف اقوام کے لوگ ایک دوسرے کے ہادیوں کی خوبیاں بیان کریں گے۔ اگر ہندو اور سکھ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نیک خیالات کا اظہار کریں گے۔ تو مسلمان ان کے پیشواؤں کے متعلق بھی ایسا ہی کرینگے۔ اور مسلمانوں کے لئے یہ امر کوئی مشکل نہیں۔ کیونکہ ان کو تعلیم دی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جو ہادی گزرے ہیں۔ وہ بہت اعلےٰ صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ اور کوئی ملک ایسا نہیں جسے اللہ تعالےٰ نے خالی چھوڑا ہو۔ بلکہ

ہر ملک میں نبی

مبعوث کئے ہیں۔ اور جب ایسے جلسے کثرت سے کئے جائینگے۔ تو ملک کی حالت بہت بہتر ہو جائیگی۔ اور ایک دن ایسا آجائیگا۔ کہ آج جیسی جھوٹ کی فضاء کی بجائے ہم

صداقت کی فضاء

میں پرورش پارہے ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کوئی شخص ایسا نہیں۔ جسے دوسروں کے بزرگوں میں کوئی خوبی نظر نہ آتی ہو۔ اور اگر کوئی ایسا کہتا ہے۔ تو وہ یقیناً جھوٹ کی فضاء میں پرورش پارہا ہے۔ میں تو جس مذہب کی مذہبی کتاب کو بھی دیکھتا ہوں۔ اس میں خوبیاں پاتا ہوں۔ اور میرا مذہب مجھے یہی بتاتا ہے۔ کہ جب کوئی چیز کلیتہً بری ہو جائے۔ تو وہ دنیا میں ہرگز نہیں رہ سکتی۔ اللہ تعالیٰ اسے مٹا دیتا ہے۔ قرآن کریم تو شراب کے متعلق بھی یہی کہتا ہے۔ کہ اس میں بھی بعض خوبیاں ہیں۔ ہاں اس کی برائیاں ان سے زیادہ ہیں۔ جو مذہب شراب کے متعلق بھی یہ رائے رکھتا ہو۔ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ان مذاہب کے متعلق جنہوں نے اپنے زمانہ میں انسانیت کو اس کی حدود کے اندر رکھا۔ اور شر و فساد کو دور کیا۔ یہ کہے۔ کہ ان کے اندر کوئی خوبی نہیں۔ پس ہندوستان کے لئے وہ دن بہت بابرکت ہو گا جب لوگ دوسرے مذاہب کی برائیاں دیکھنے کی عادت کو ترک کر کے

خوبیاں دیکھنے کے عادی

ہو جائیں گے۔ بعض دوست یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ میرا کوئی حق نہیں۔ کہ ایسی تحریک کروں۔ کیونکہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوں میں سے نہیں ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہونیوالوں کو حضورؐ ہی کا یہ جملہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ھل شققت قلبہ۔ کیا تم نے دل چیر کر دیکھ لیا ہے۔ دنیا میں اس سے زیادہ ظلم کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی کی طرف وہ باتیں منسوب کی جائیں۔ جنہیں وہ خود تسلیم نہ کرتا ہو۔ لیکن اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ یہ صحیح ہے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تو فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت بعض وقت فاسق سے بھی لے لیا کرتا ہے۔ اگر ایک دہریہ ڈگران باتوں کی تعریف کرے۔ جنہیں میں مانتا ہوں۔ تو اس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں۔ کہ یہ نور اس قدر بلند ہو چکا ہے۔ کہ غیر بھی اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ پس اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ میرے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہیں۔ تو بھی میرے منہ سے تعریف سنکر خوشی ہونا چاہیئے۔ کہ غیر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیوں کے معترف ہیں۔

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان اوصاف کو جو غیروں نے بیان کئے روایت کیا ہے۔ چنانچہ آپ جب شام گئے۔ تو ایک عیسائی نے آپ کی تعریف کی۔ آپ نے خود اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے۔ کہ جو ہمارا ہم خیال نہیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف ہی نہ کرے تو اس طرح خود آپ کی ذات پر اعتراض کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ صرف وہی تعریف کرے جو ایمان لا چکا ہو۔ لیکن یہ کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اس طرح دوسری اقوام کے نیک طینت لوگوں کے منہ بند ہو جائینگے۔ اور جب منہ بند ہو جائیں تو دلوں پر بھی مہر لگ جایا کرتی ہے۔

میرا ارادہ تھا۔ جب میں بیمار نہیں تھا۔ کہ آج بیان کروں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت اور بادشاہت کا کیا انتظام تجویز فرمایا۔ لیکن بیماری کی وجہ سے حالت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ اتنا لمبا مضمون بیان نہیں کر سکتا۔ اس لئے اختصار کے ساتھ آپ کے وہ چند ایک کیرکٹر جو قرآن کریم کی ایک آیت میں بیان کئے گئے ہیں۔ بیان کروں گا۔ اس میں اگرچہ مختلف مضامین آ گئے ہیں۔ مگر چونکہ میں

اجمالی رنگ

میں بیان کروں گا۔ اس لئے مضمون اتنا لمبا نہ ہو سکیگا۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ یہ کیا مختصر آیت ہے مگر اس میں آپکے

پانچ زبردست اوصاف

بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تمہارے پاس رسول آیا ہے۔ من انفسکم۔ جو تمہی میں سے ہے۔ عزیز علیہ ما عنتم تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے۔ حریصٌ علیکم تمہاری بہتری کیلئے حریص ہے۔ بالمومنین رؤوفٌ رحیم۔ جو لوگ اس کے بتائے ہوئے طریق پر چلیں۔ ان کے ساتھ رأفت کا سلوک کرتا ہے۔ اس آیت میں

پہلی بات

یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ آپ رسول ہیں۔ یعنی بھیجے ہوئے ہیں۔ اس میں آپ کی زندگی کا ایک ایسا کیرکٹر بیان کیا گیا ہے۔ جو بہت سے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ اسی وجہ سے یورپین مصنفین نے خصوصیت کے ساتھ آپ کی ذات پر اعتراض کئے ہیں۔ وہ وصف جو رسول میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ آپ اپنی ذات میں بڑائی کے خواہش مند نہیں۔ آپ کو کبھی یہ خیال بھی نہیں آیا۔ کہ لوگ میری تعریف کریں۔ آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی۔ کہ پیچھے رہیں۔ اور دنیوی عزت آپ کی طرف منسوب نہ ہو۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ آپ کو مجبور کرتا تھا۔ کہ یہ عزت آپ کو دے۔ رسالت کے قبل صداقت۔ جرأت وحوصلہ۔ ہمدردی۔ خلق۔ محبت۔ ملنساری۔ ہمت۔ علم کی طرف میلان۔ لوگوں کی ترقی کی خواہش۔ غرضیکہ سب صفاتِ حسنہ آپ کے اندر موجود تھیں۔ مگر کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ آپ نے کبھی بڑائی کی خواہش کی ہو۔ باوجودیکہ آپ کے اندر وہ تمام قوتیں موجود تھیں۔ جو آپ کو

دنیا کا سردار

بنا سکتی تھیں۔ اگر آپ رسول نہ ہوتے۔ تو بھی سب سے بڑے لیڈر بن سکتے تھے۔ کیونکہ وہ تمام قابلیتیں جو لیڈر بننے کے لئے ضروری ہوتی ہیں آپ کے اندر موجود تھیں۔ مگر ہم آپ کو سیاسی۔ تعلیمی۔ اقتصادی میدان کے لیڈروں میں نہیں دیکھتے۔ بلکہ غار حرا میں

محبوب حقیقی کی یاد میں

معروف پاتے ہیں۔ اور اس پر نظر کرکے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات میں باوجود ہر قسم کی قابلیت رکھنے کے بڑائی تلاش کرنیکا مادہ نہ تھا۔ چالیس سال کی عمر تک آپ آگے نہیں آئے۔ اس کے بعد جب آئے۔ تو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ کسی اور طاقت نے مجبور کرکے آپ کو آگے کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد جاءکم رسول۔ یعنی تمہیں یہ محسوس کرنا چاہیئے۔ کہ یہ شخص جو کلام پیش کرتا ہے۔ اس کے دل میں اپنی بڑائی حاصل کرنے کی خواہش نہیں۔ بلکہ جب ہم نے اسے بھیجا۔ تو یہ مجبور ہو کر آیا۔ یہ ایک ایسا کیرکٹر ہے۔ کہ تمام انبیاء کے کیرکٹر اس سے مشابہ ہیں۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کیرکٹر سمجھنے میں کسی قوم کو دقت پیش نہیں آ سکتی۔ جن مثالوں کی بناء پر ان قوموں نے حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسےٰؑ۔ حضرت کرشنؑ۔ حضرت بدھؑ۔ حضرت زرتشتؑ کو تسلیم کیا ہے۔ اور مانا ہے۔ کہ ہماری خیر خواہی کے جذبات سے متاثر ہو کر وہ آگے آئے تھے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں وہ انہیں تسلیم نہ کریں

ایک موٹی مثال

ہندوستان کے بزرگوں میں سے حضرت بدھ کی ہمارے سامنے ہے۔ ہمارے ایک ہندو دوست (لالہ رام چند منچندہ صاحب) نے ابھی اپنی تقریر میں شکایت کی ہے۔ کہ ہندو مسلمان ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ جہاں تک میری قابلیت تھی۔ کیونکہ سنسکرت تو میں جانتا نہیں۔ باقی ہندو لٹریچر کا میں نے کافی مطالعہ کیا ہے۔ لیکن اس نگاہ سے ہرگز نہیں۔ کہ عیب جوئی کروں۔ بلکہ اس نیت سے۔ کہ چونکہ میرے آقا نے کہا ہے۔ ہر جگہ خوبیاں موجود ہیں۔ اس لئے دیکھوں۔ کہ اس میں کیا خوبیاں ہیں۔ اور میں نے وید۔ گیتا۔ راماین۔ اور گوتم بدھ سب کی تعلیمات میں خوبیاں دیکھی ہیں۔ چاہے عقائد مختلف ہوں۔ مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ان بزرگوں کو دنیا کی عمارت میں بہت اہم مقام حاصل ہے۔ اور انہوں نے اس کی ترقی میں بہت حصہ لیا ہے۔

گوتم بدھ

جب بعض واقعات سے متاثر ہو کر اپنے گھر سے نکلے۔ تو ان کی جیتی بیوی سو رہی تھی۔ انہوں نے اسے جگا کر ملنا تک پسند نہ کیا۔ کہ شاید اس کی محبت بھری نگاہیں رکاوٹ کا موجب ہو جائیں۔ اور آپ گھر سے یہ اقرار کرکے نکل گئے۔ کہ جب تک خدا کو نہ پالوں۔ نہیں لوٹوں گا۔ اب وہ کون ہندو یا مسلمان ایسا سخت دل ہو سکتا ہے۔ جس کی چشم ان واقعات کو پڑھ کر پرُنم نہ ہو جائے۔ آپ جہاں جہاں جا سکتے تھے گئے۔ گیا میں جب آپ نے روحانی ترقیات حاصل کیں۔ تو لوگ آئے تھے۔ کہ ہمیں اپنا شاگرد بنا لو۔ مگر آپ انکار کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب فکر میں گردن جھکائے رہنے والے کو خدا تعالےٰ کی آواز نے اٹھایا۔ اور کہا۔ جا کر لوگوں کو تبلیغ کرو۔ تب انہوں نے تلقین شروع کی۔ اسی طرح

حضرت موسیٰؑ

نے اپنی قوم میں وقار اور عزت رکھنے کے باوجود لیڈری کی خواہش نہ کی۔ بلکہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو یہ حکم ملا۔ تو آپ نے یہی کہا۔ کہ بہتر ہو۔ اگر یہ خدمت میرے بھائی ہارونؑ کے سپرد کر دی جائے۔ اور جب خدا تعالےٰ نے آپ کو ہی منتخب کیا۔ تو آپؑ آگے بڑھے۔ اسی طرح

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کو جب الہام ہوا۔ کہ اقرأ۔ تو آپ نے فرمایا۔ ما انا بقارئ۔ حالانکہ تفاسیر کی کتب میں لکھا ہے۔ کہ اسوقت کوئی لکھی ہوئی چیز نہ تھی۔ جو آپ کو پڑھنے کے لئے دیگئی۔ صرف منہ سے یہ الفاظ کہلوائے گئے تھے۔ اور جب حضرت جبرئیلؑ نے اصرار کے ساتھ تین دفعہ یہی کہا۔ تو آپ نے پڑھا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ خود لیڈری نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ خدا چاہتا تھا۔ کہ آپ کو دنیا کا رہنما بنائے۔ اور جسے خدا بنانا چاہے اسے کون روک سکتا ہے۔ اس کیرکٹر میں آپ دوسرے انبیاء سے ایسے مشابہ ہیں۔ کہ اگر دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے اپنے مقدس رہنماؤں اور انبیاء کے حالات پر نظر کریں۔ تو فوراً انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کیرکٹر انبیاء سے ملتا ہے۔ دنیاداروں سے نہیں ملتا۔

دوسری خوبی

جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے۔ یہ ہے۔ کہ من انفسکم یعنی یہ تم میں سے ہی ہے۔ تم میں سے ہونا بظاہر معمولی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ رہنماؤں میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ انبیاء اپنے آنے کی غرض ہمیشہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ دنیا کی رہنمائی کریں۔ اور اچھا نمونہ پیش کر سکیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اگر نمونہ ان حالات سے نہیں گزرا۔ اس قسم کی حرصیں اور روکیں اسے پیش نہیں آئیں۔ جو عام لوگوں کو آتی ہیں۔ تو وہ نمونہ نہیں ہو سکتا۔ اسی مشکل کی وجہ سے عیسائی یہ خیال کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے۔ مگر انسان کے وجود میں آئے۔ ہندو صاحبان کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ خدا کے اوتار انسانی

یا دوسری مخلوقات کے بھیس میں دنیا میں آتے رہے ہیں۔ تا وہ دنیا کے لئے نمونہ ہو سکیں۔ گویا تمام مذاہب اس اصل کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ

صحیح نمونہ

ہمجنس ہی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس کی اور ہماری طاقتوں میں تفاوت ہوتا ہے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور صفت اس آیت میں یہ بیان کی گئی۔ کہ آپ منکم ہیں۔ یعنی انسانوں میں سے ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی قرآن میں فرماتا ہے۔ کہ کہدے۔ انا بشر مثلکم جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ تم جن حالات سے فرداً فرداً گزرتے ہو۔ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسا کامل نمونہ ہے۔ کہ ان سب سے گزر کر تمہاری رہنمائی کر رہا ہے۔ اس میں باقی انبیاء سے آپکی شان بالا نظر آتی ہے۔ ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے۔

حضرت مسیح علیہ السلام

ایک اعلیٰ درجہ کے نبی تھے۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ آپ ہر زمانہ اور ہر قسم کے لوگوں کے لئے نمونہ تھے۔ مثلاً آپ کی شادی ثابت نہیں۔ اس لئے شادی شدہ لوگوں کی متاہلانہ زندگی میں آپ کوئی رہنمائی نہیں کر سکتے۔ آپ بادشاہ نہیں ہوئے۔ کہ آج بادشاہ کہہ سکیں۔ مسیح ہمارے لئے بھی نمونہ ہے۔ مگر انفسکم میں غریب امیر۔ بادشاہ۔ رعایا۔ مظلوم سب شامل ہیں اور یہ سب کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے دنیا کی قومو! تم خواہ کسی پیشہ۔ کسی مقام اور کسی درجہ کی حالت میں ہو۔ کوئی جماعت ایسی نہیں۔ کہ جس کے حالات سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ گزرا ہو۔ بادشاہ۔ غریب۔ طاقتور۔ مظلوم۔ شادی شدہ۔ صاحب اولاد۔ مزدور۔ زراعت و تجارت پیشہ۔ غرضیکہ تم کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہو۔ ہم تمہیں کہتے ہیں۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم تم میں سے کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مشکلات نہیں جانتا۔ بادشاہ ہو۔ تم یہ خیال نہ کرو۔ کہ اسپر وہ ذمہ واریاں نہیں تھیں۔ جو بادشاہوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ مظلوم ہو۔ تم یہ خیال نہ کرو۔ کہ وہ ہماری حالت کو کہاں سمجھ سکتا ہے۔ وہ تم میں سے ہر ایک کی حالت سے خود گزر چکا ہے۔ اور

تمام ضروریات و مشکلات

کو سمجھتا ہے۔ اور سب کے احساسات سے بخوبی واقف ہے۔ اور سب کے لئے علاج پیش کرتا ہے۔

اب میں چند ایک مثالوں سے بتاتا ہوں۔ کہ کس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر حالت میں اعلیٰ و اکمل نمونہ دکھایا۔ سب سے پہلے میں آپ کی

پہلی زندگی

کو لیتا ہوں۔ آپ پر یتیمی کی حالت گزری۔ آپ کے والد پیدائش سے قبل ہی فوت ہو چکے تھے۔ اور بہت چھوٹی عمر میں والدہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ مگر دادا کی زیر نگرانی جو باپ کا قائمقام تھا۔ آپنے بتا دیا۔ کہ اخلاق کیسے ہونے چاہئیں۔ یتیم کی حالت دو قسم کی ہوتی ہے۔ یا تو بچہ بہت ہی سر چڑھ جاتا ہے۔ یا بہت ہی پژمردہ۔ اگر اس کے نگران ایسے لوگ ہوں۔ جو اسکی دلجوئی کے خیال سے ہر وقت لاڈ ہی کرتے رہیں۔ تو اس کی اخلاقی حالت بہت گر جاتی ہے۔ اور اگر وہ ایسے لوگوں کی تربیت میں ہو جو سمجھیں۔ کہ ہمارا بچہ تو یہ ہے نہیں۔ اور وہ تشدد کریں۔ تو یتیم کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے مگر

بچپن میں

ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ایسا تھا۔ کہ آپ کے ہمجولی بیان کرتے ہیں گھر میں کسی چیز کے لئے آپ چھینا جھپٹی نہ کرتے تھے۔ بلکہ وقار کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے حتیٰ کہ جب خود بلا کر آپ کا حصہ دیتیں پھر آپ وقار کے ساتھ ہی اس کا استعمال کرتے۔ آپ کی

رضاعی والدہ کا بیان

ہے۔ کہ آپ میں ایسی سعادت تھی۔ کہ بچے بھی حیران رہ جاتے تھے۔ رضاعی بھائی بیان کرتے ہیں۔ آپ لغو کھیلیں نہ کھیلتے۔ مذاق کر لیتے تھے۔ مگر جھوٹی باتوں سے سخت نفرت تھی۔ اس زمانہ میں ایسی ہمدردی آپ میں تھی۔ کہ چھوٹے بچے بھی آپ کو اپنا سردار سمجھتے تھے۔ غرضیکہ آپ کی بچپن کی زندگی ایسی پاکیزہ تھی۔ کہ

یورپ کے متعصب لوگ

بھی لکھتے ہیں۔ اس زندگی کا ایسا غیر معمولی ہونا ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ مجنون تھے۔ گویا یہ نئی بات انہوں نے دریافت کی ہے۔ کہ جس بچے کے اخلاق اچھے ہوں۔ عادات و خصائل عمدہ ہوں۔ وہ مجنون ہوتا ہے۔ آپ

والدین سے بہت محبت کا معاملہ

کرتے تھے۔ جس قسم کا حسن سلوک آپنے ابوطالب اور انکی والدہ سے کیا ہے۔ اسکی نظیر سگے بیٹوں میں بھی نہیں ملتی۔ فتح مکہ کے بعد لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کس مکان میں ٹھہریں گے۔ آپنے بغیر کسی قسم کے غصہ کے فرمایا۔ عقیل نے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے۔ کہ اسمیں ٹھہریں یعنی چچا زاد بھائیوں نے سب بیچ دیئے ہیں۔ آپنے نہ صرف یہ کہ باپ کی محبت کو ابوطالب سے متعلق قائم رکھا۔ بلکہ تعلیم دی۔ کہ ماں باپ کو اف کا کلمہ بھی نہ کہو یہی وہ سلوک ہے۔ جو آپنے اپنے چچا سے کیا۔

نبوت پر فائز ہونے کے بعد آپ کی زندگی کا

ایک عجیب واقعہ

ہے۔ مکہ کی مخالفت انتہا درجہ پر پہنچ گئی ہے رؤسائے قریش نے ابوطالب کو دھمکی دی ہے کہ اگر تم نے محمد کو نہ روکا۔ تو تمہیں بھی نقصان اٹھانا پڑیگا۔ ابوطالب اس دھمکی سے گھبرا گئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر آئے۔ تو انہوں نے بلا کر کہا۔ بیٹا مکہ کے رئیس اس طرح کہتے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ کوئی ایسی پالیسی اختیار کر لو۔ جس سے ان کی بھی دلجوئی ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افسردگی کی گھڑیوں میں سے یہ

سخت ترین گھڑی

تھی۔ ایک طرف وہ شخص تھا جسنے نہایت محبت سے پالا تھا۔ اور جسکے پاؤں میں کانٹا لگنا بھی آپ گوارا نہ کر سکتے تھے۔ اسے ساری قوم ذلیل کرنے اور نقصان پہنچانے کی دھمکی دے رہی تھی۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کی صداقت کا اظہار تھا۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور آپنے کہا چچا میں ساری تکالیف برداشت کر لوں گا۔ مگر خدا کا پیغام پہنچانے سے نہیں رہ سکتا۔ ابوطالب اس بات سے بخوبی واقف تھے۔ اور وہ جانتے تھے۔ کہ اس راہ میں اگر آپ کو اپنے خون کا آخری قطرہ بھی گرانا پڑے۔ تو آپ اس سے دریغ نہ کرینگے۔ انہوں نے آپ کا جواب سن کر کہا۔ جا جو تجھے خدا نے کہا ہے لوگوں کو پہنچا میں تیرے ساتھ ہوں۔ یہ وہ

بہترین نمونہ

ہے۔ جو حالت یتیمی میں آپنے دکھایا۔ اور اس سے بہتر نمونہ کیا کوئی دکھلا سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ جوان ہوئے۔ لوگ اس عمر میں کیا کچھ نہیں کرتے۔ عرب میں ان دنوں کوئی قانون نہ تھا۔ کوئی اخلاقی ضابطہ نہ تھا۔ لوگ اسپر فخر کرتے تھے۔ کہ ہمارا فلاں کی عورت یا لڑکی سے ناجائز تعلق ہے۔ ان حالات میں رہنے والے نوجوانوں سے کوئی شخص اعلیٰ اخلاق کی توقع ہی نہیں کر سکتا۔ مگر آپنے ایسی گندی فضاء کے باوجود جوانی میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھلایا۔ کہ لوگ آپکو

امین اور صدوق

کہتے تھے۔ یہ کہنا۔ کہ آپ جھوٹ نہ بولتے تھے۔ آپ کی ہتک ہے۔ کیونکہ آپ صداقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ تھے۔ کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور صداقت کا مقام جھوٹ نہ بولنے سے اوپر ہے۔ پس آپ کا یہی کمال نہیں کہ جھوٹ نہ بولتے تھے۔ بلکہ صدوق کہلاتے تھے۔ آپکے کلام میں کسی قسم کا انحصار پر دہ دری یا فریب نہ ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آپ جو کہدیتے۔ لوگ اسے تسلیم کر لیتے

عیسائی مؤرخین

تک نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ آپ کی پہلی زندگی سچائی کی زندگی تھی۔ آپنے اہل مکہ سے کہا۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ اس پہاڑ کے پیچھے لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنیوالا ہے۔ تو کیا تم یقین کرو گے یا نہیں۔ سب نے کہا۔ ہاں ہم مان لینگے۔ حالانکہ ویران علاقہ تھا۔ اور صفا و مروہ پر چڑھ کر دور دور نظر جاتی تھی۔ ایسی حالت میں آپ کی بات ماننے کے صاف معنی یہی تھے۔ کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھتے۔ حالانکہ وہ دیکھ رہے ہوتے۔ کہ کوئی لشکر نہیں مگر آپ کی صداقت کا انکار نہ کر سکتے۔ وہ سب کے سب اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھنے کے لئے تیار تھے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ اور جب سب نے یہ اقرار کر لیا۔ تو آپنے فرمایا۔ خدا نے مجھے تمہاری ہدایت و اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ اس کا ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ کی صداقت کے متعلق

ایک سخت دشمن کی گواہی

ہے۔ اہل مکہ کو جب خیال ہوا۔ کہ حج کے موقعہ پر لوگ جمع ہوں گے۔ تو ممکن ہے۔ آپ ان میں سے بعض کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ اسپر وہ لوگوں کو آپ سے بدظن کرنے کی تجویزیں سوچنے لگے۔ کسی نے کہا۔ یہ مشہور کر دو۔ کہ یہ شاعر ہے۔ کسی نے کہا۔ یہ کہو جھوٹا ہے۔ کسی نے کہا مجنون ہے۔ اس وقت ایک سخت دشمن نے جو آخر دم تک مخالفت کرتا رہا کہا۔ بہانہ وہ بناؤ جسے لوگ ماننے کے لئے تیار بھی ہوں۔ جب تم یہ کہو گے۔ کہ جھوٹا ہے۔ تو کیا لوگ یہ نہ پوچھینگے کہ آج تک تو تم اس کی راستبازی اور صداقت شعاری کے قائل تھے اب یہ جھوٹا کیسے ہو گیا۔ اسلئے عذر ایسا بناؤ جسے لوگ مان جائیں۔ مگر وہ کوئی عذر نہ گھڑ سکے۔

(باقی)

سارے ہندوستان میں سیرت النبیؐ کے شاندار جلسے

گنج متصل لاہور میں جلسہ

زیر صدارت ڈاکٹر عبید اللہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ صدر اور مولوی محمد نعتی صاحب نے تقریریں کیں۔ خاکسار رحمت اللہ

کاٹھگڑھ میں عورتوں کا جلسہ

مولوی عبد السلام صاحب مرحوم کے مکان پر جلسہ ہوا۔ پہلے میں نے تقریر کی۔ بعد ازاں تاج بی بی صاحبہ نے اپنا مضمون سنایا۔ پھر فضیلت جہاں صاحبہ فضل بیگم صاحبہ سردار بیگم صاحبہ حسن آرا بیگم صاحبہ اور جنت بی بی صاحبہ نے اپنے اپنے مضامین سنائے۔ عورتیں کافی تعداد میں تھیں۔ محترمہ بیوی مولوی عبد السلام صاحب مرحوم نے جلسہ کی کامیابی میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ (خاکسار امۃ القیوم)

پنام اور بریم پور میں جلسہ

ماسٹر محمد علی صاحب اظہر نے سیرۃ نبویؐ پر عمدہ تقریریں کیں جن کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار غلام جیلانی خاں)

کھنگلہ (ہزارہ) میں جلسہ

مقامی مسجد میں سیرت پر جلسہ کیا گیا۔ خاکسار اور سید عبد الرحیم شاہ صاحب نے تقریریں کیں سامعین کی تعداد کافی تھی۔ (خاکسار مفتی محمد منظور صادق)

بیر سیال (جالندھر) میں جلسہ

حکیم بقا محمد صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ لیکچروں کا خدا کے فضل سے حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

حسن پور (ملتان) میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری علی محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چوہدری فتح محمد صاحب میاں عبد العزیز صاحب حافظ عبد الرحمن صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ سامعین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (نامہ نگار)

لنگروال میں جلسہ

جلسہ بصدارت مرزا دین محمد بیگ صاحب منعقد ہوا۔ مولوی جلال الدین صاحب نے تقریر کی جسے حاضرین نے دلچسپی سے سنا۔ (نامہ نگار)

سٹھیانہ (ہوشیارپور) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے سیرۃ نبویؐ پر تقریر کی۔ (فتح محمد)

بھوئیوال (امرتسر) میں جلسہ

زیر صدارت منشی جھنڈے خانصاحب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے تقریر کی۔ مستورات بھی شامل تھیں۔ تقریر دلچسپی سے سنی گئی۔ (خاکسار۔ نبی بخش)

بلب گڑھ میں جلسہ

میر شہزادہ علی صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حکیم انوار حسین صاحب۔ لالہ گنیش لال صاحب سابق ہیڈ ماسٹر بلب گڑھ لالہ سوہن لال صاحب سکرٹری سناتن دھرم و مہابیر ول نے تقریریں کیں۔ لالہ سوہن لال صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے جلسے بہت مفید اور بابرکت ہیں۔ حاضرین نے دلچسپی کے ساتھ تمام تقریروں کو سنا۔ (خاکسار۔ لطیف احمد)

آگرہ میں جلسہ

شو مارکیٹ آگرہ کی شاندار بلڈنگ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی حفیظ اللہ صاحب ٹونکی اور مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ جلسہ کے کامیاب بنانے میں منشی انتظام اللہ شہابی صاحب نے بہت حصہ لیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ان کے ممنون ہیں۔ (خاکسار خواجہ محمد گل)

رسالہ خورد میں جلسہ

زیر صدارت کپتان چندر سنگھ صاحب جلسہ ہوا۔ چوہدری حاکم علی خانصاحب رسالدار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں جناب ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خان صاحب نے شریعت کا طویل تقریر فرمائی جو بہت مقبول ہوئی۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ (خاکسار۔ محمد حیات)

گجرات میں مستورات کا جلسہ

اجتماع غیر معمولی تھا۔ کئی خواتین نے لیکچر دیئے۔ غیر احمدی عورتیں بہت زیادہ تعداد میں شامل ہوئیں (نامہ نگار)

سمبڑیال میں جلسہ

ملک محمد حسین صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مقررین نے عمدگی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل پر روشنی ڈالی (خاکسار۔ ملک سراج دین احمد)

ڈنگہ میں جلسہ

میاں نبی بخش صاحب امام مسجد۔ نذیر احمد صاحب اور میاں محمد جعفر صاحب نے لیکچر دیئے۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار احمد دین

حافظ آباد میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری فضل الہی خانصاحب جلسہ ہوا۔ شیخ عبد القادر صاحب اور خاکسار کی تقریر کے بعد لالہ ہیرا لال صاحب ایم اے رئیس حافظ آباد نے نہایت مدلل تقریر کی اور بتایا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر بعض اور بھی جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے جواب دیئے۔ ہندو صاحبان میں سے دیوان ہری کشن صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ سردار سیوا سنگھ صاحب اور ماسٹر رلیا رام صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (خاکسار محمد حیات خاں)

حسن گنج (یو۔ پی) میں جلسہ

جلسہ میں ہندو اور مسلمان شریک ہوئے۔ حکیم محمد الیاس صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ صاحب صدر کی تقریر کے علاوہ خاکسار نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے دو مضمون پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جس کا ہندو اور مسلمانوں کیلئے علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ (خاکسار ضیاء الحق)

کمال ڈیرہ (سندھ) میں جلسہ

۸ نومبر مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ خاکسار نے تقریر کی جس کا اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار محمد بیربل)

سانڈھن میں جلسہ

جلسہ کیا گیا۔ لوگ بکثرت جمع ہوئے۔ صدر مولوی افضال محمد صاحب قریشی تھے۔ مولوی عبد الحی صاحب نے تقریر کی۔ لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اختتام پر پتاشے تقسیم کئے گئے۔ (خاکسار۔ سکندر خاں)

قلعہ صوبہ سنگھ (سیالکوٹ) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ کیا گیا جس میں ہندو سکھ عیسائی اور مسلمان سب شامل ہوئے۔ (خاکسار۔ عبد اللہ خاں)

ڈھیسیاں کاہنہ (جالندھر) میں جلسہ

مسجد ارائیاں میں جلسہ کیا گیا۔ حکیم رحمت اللہ صاحب بنگوی اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔ (خاکسار۔ محمد عبد اللہ)

سنور میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ چوہدری مہدی حسن خانصاحب ذیلدار صدر تھے۔ میاں شریف احمد صاحب۔ صوفی عبد الرشید صاحب منشی محمد مستقیم صاحب۔ منشی رحمت اللہ صاحب اور خاکسار نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے مضامین پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مولوی قدرت اللہ صاحب نے تقریر کی۔ سامعین نہایت محظوظ ہوئے۔ (خاکسار عبد الغنی خاں)

بیلا سمری (مونگیر) میں جلسہ

جلسہ کیا گیا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خاصہ اجتماع ہو گیا۔ کثرت ہندو اصحاب کی تھی۔ پہلے خاکسار نے تقریر کی۔ بعد ازاں بابو ... ایک پنڈت اور ایک ہندو صاحب نے تقریر کی ایک نوجوان مسلم نے ...... سنایا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ (خاکسار سید وزیر الدین)

موضع تاروا (بنگال) میں جلسہ

زیر صدارت منشی دیوان الدین احمد صاحب منشی غلام سرور صاحب کے مکان پر جلسہ کیا گیا۔ صاحب صدر اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب بی اے ایل ایل بی نے تقریریں کیں۔ جنہیں لوگوں نے دلچسپی کے ساتھ سنا۔ (خاکسار احمد اللہ)

پنگاڈی (مالابار) میں جلسہ

۸ نومبر سو پلا سکول ہال میں مقامی سب رجسٹرار صاحب شوبمان رمسن نمبیار کی زیر صدارت نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ علاوہ صاحب صدر کے چار اور ہندو اصحاب نے بھی تقریریں کیں۔ جن کی تقاریر نہایت لطیف اور مخلصانہ تھیں۔ دو مسلم مقررین بھی تھے۔

(خاکسار فخر الدین)

بالیسر میں جلسہ

بصدارت رائے بہادر جناب منی متھ ناتھ دیب صاحب رئیس اعظم جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے ایک جامع مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بالتفصیل پڑھ کر سنایا۔ پھر عاجز نے تقریر کی۔ بعد ازاں بابو جیارد چندر رائے صاحب پلیڈر نے بنگلہ زبان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات بیان کئے۔ مولوی عبدالسلام صاحب مولوی فاضل۔ منشی احمد اللہ صاحب مولوی شجاعت علی صاحب ایم اے نے بھی تقریریں کیں (خاکسار سید محمد حسن)

مکتا پور ضلع مین پوری میں جلسہ

زیر صدارت بابو بانکیا سیندھی چھیدرا کے صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی سید صمصام علی صاحب۔ منشی عبدالمنان صاحب منشی شیر علی صاحب منشی گلاب الدین خانصاحب منشی شہاب الدین خانصاحب منشی محمد اسلم خانصاحب منشی علی احمد خانصاحب اور خاکسار نے اردو زبان میں تقریریں کیں خاتمہ پر صاحب صدر نے بڑی خوشنودی کا اظہار کیا (خاکسار عبدالحمید خاں)

پتنی بر (مین پوری) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی سید صمصام علی صاحب چوہدری لکھن خانصاحب حکیم شیخ جعفر صاحب۔ منشی شیخ عبدالمنان صاحب عبدالحمید خانصاحب منشی محسن خانصاحب منشی اصغر علی خانصاحب منشی دائم خان صاحب منشی گلاب الدین خان صاحب منشی عبدالرحیم خانصاحب اور منشی یعقوب خان صاحب نے تقریریں کیں۔ خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

ڈسکہ میں جلسہ

صدر جلسہ مولوی حافظ نبی بخش صاحب مولوی فاضل تھے۔ خاکسار نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے ایک مضمون سنایا۔ بعد ازاں سردار برکتی پال سنگھ صاحب پی ڈی ایس۔ چوہدری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ اور پنڈت گوبند رام صاحب عرضی نویس نے تقریریں کیں۔ جلسہ میں غیر مسلم اصحاب بھی تشریف لائے۔

(خاکسار۔ غلام نبی)

ڈسکہ میں مستورات کا جلسہ

انجمن اسلامیہ کے ہال میں جلسہ ہوا۔ خواتین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت۔ اسلام میں عورت کے حقوق اور صحابیات کے اخلاص پر مضامین سنائے۔ جو بہت پسند کئے گئے۔ (سکرٹری)

بڈھا گورایہ و عزیز پورہ (سیالکوٹ) میں جلسہ

۸ نومبر بڈھا گورایہ۔ اور عزیز پورہ میں جلسے کئے گئے۔ بڈھا گورایہ میں زیر صدارت چوہدری پیر محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا اور حکیم فیروز الدین صاحب نے تقریر کی۔ (خاکسار سردار خاں)

کملیال (اٹک) میں جلسہ

جلسہ کیا گیا۔ قاضی سلطان احمد صاحب امام مسجد صدر تھے۔ ملک غلام نبی صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس تحصیل پنڈی گھیب قاضی عبدالمجید صاحب منشی فاضل اور ڈاکٹر گورمکھ شاہ صاحب میڈیکل آفیسر نے تقاریر کیں۔ حاضرین نے کمال شوق اور دلچسپی سے تمام مضامین سنے۔ (خاکسار محمد عبدالرحمٰن)

چھوڑ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

سردار ساون سنگھ صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حاضرین کافی تعداد میں تھے۔ خاکسار نے تقریر کی۔ جو خدا کے فضل سے مقبول ہوئی۔ (خاکسار سید ناظر حسین)

نسابن (بہار) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ پریزیڈنٹ پہلوان خان صاحب تھے۔ شیخ مارو خانصاحب عبدالمنان صاحب اور ایک غیر احمدی دوست نے تقریریں کیں۔ جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا (نامہ نگار)

جے پور میں جلسہ

ایک کثیر مجمع میں جو ہر مذہب و ملت کے افراد پر مشتمل تھا۔ ملک غلام فرید صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر تقریر کی۔ حافظ عبدالرشید صاحب نے نعت پڑھی۔ منشی لچھمی نرائن صاحب سحاب نے خاص اس موقع کے لئے دو نہایت دلچسپ نظمیں تیار کیں۔ مہاراجہ صاحب بہادر کی کونسل کے ممبر آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب نے بھی تقریر کی۔ غرباء میں مٹھائی تقسیم کی گئی مقامی نوجوانوں کے سامنے ملک صاحب موصوف نے شام کے وقت مولوی عبدالسلام صاحب ایم اے کے زیر صدارت انگریزی میں ایک اور تقریر کی۔ (نامہ نگار)

چکوال (جہلم) میں جلسہ

جلسہ ہوا جس میں ملک محبوب خان صاحب نمبردار نے تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات بیان کئے۔

(خاکسار سلطان محمد)

گگن (اٹک) میں جلسہ

۸ نومبر قاضی عبدالعزیز صاحب امام مسجد نے "کامل نبی" کے موضوع پر تقریر کی۔ (نامہ نگار)

دھیر کے کلاں (گجرات) میں جلسہ

زیر صدارت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ حافظ فضل قادر صاحب۔ حافظ فیض احمد صاحب بابو شاہ محمد صاحب ماسٹر رحمت خان صاحب صاحب صدر اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (خاکسار غلام محمد)

کھوکھر غربی (گجرات) میں جلسہ

بصدارت مولوی محمد یوسف صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چوہدری سلطان احمد صاحب اور منشی غلام احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ رات کو چراغاں کیا گیا۔ (نامہ نگار)

کوٹلی ہرنرائن (سیالکوٹ) میں جلسہ

۸ نومبر بصدارت میاں ابراہیم صاحب جلسہ ہوا۔ منشی محمد الدین صاحب پٹواری اور عاجز نے تقریریں کیں۔ (خاکسار نور حسن)

کڑیال ضلع امرتسر میں جلسہ

جلسہ ہوا۔ چوہدری غلام محمد صاحب نے لیکچر دیا۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار حکیم عبدالعزیز)

اوٹھیاں میں جلسہ

چوہدری غلام محمد صاحب ساکن کڑیال نے تقریر کی سکھ مسلمان سب شامل تھے۔ (خاکسار اسمٰعیل خاں)

شاہ پور (امرتسر) میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری برکت علی صاحب نمبردار چوہدری حسن محمد صاحب اور میاں غلام محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ حاضری کافی تھی۔

(خاکسار صادق علی)

موضع تلہ (امرتسر) میں جلسہ

زیر صدارت خانصاحب سلطان محمد صاحب رئیس سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جلسہ ہوا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل اہلحدیث اور لالہ فقیر چند صاحب بھاٹیہ نے لیکچر دئے۔ اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

مانانوالہ میں جلسہ

منادی کے ذریعہ لوگوں کو جمع کیا گیا اور انہیں نبی کریم کے حالات زندگی سنائے گئے (خاکسار موتی خاں نمبردار)

مدراس میں جلسہ

چوہدری ظہیر الدین صاحب میونسپل کمشنر کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ اور موثر تقریریں ہوئیں (نامہ نگار)

جتنروال میں جلسہ

زیر صدارت عبداللہ خان صاحب جلسہ ہوا۔ چوہدری غلام محمد صاحب نے تقریر کی۔ (خاکسار محمد صدیق)

ریاست جموں و کشمیر کے حالات

جموں ہسپتال میں ایک زخمی مسلمان کا انتقال

جموں۔ ۱۸ر نومبر۔ کل ۱۷ر نومبر کی شام کو تیسرے زخمی میاں رحمت اللہ صاحب سکنہ وزیر آباد کا جموں ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ حالانکہ ان کے زخم نہایت معمولی تھے۔ مگر برادران مسلمانوں نے پہلے ہی ریذیڈنٹ جناب ہیکسن کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ چونکہ ہسپتال کا تمام عملہ ہندو ہے۔ اس لئے ان تینوں زخمیوں کو سیالکوٹ بھیج دیا جائے۔ مگر انہوں نے فرمایا۔ ہسپتال والے ایسا نہیں کرینگے۔ جناب ممدوح پوری طرح جانتے ہیں۔ کہ مہر الدین اور رحمت اللہ معمولی زخمی تھے۔ اور رحمت اللہ کی کلائی پر تو گولی کا اس قدر معمولی زخم تھا۔ جو صرف تین چار یوم میں اچھا ہو سکتا تھا۔ ایسے ہی بواعث کی وجہ مسلمانان جموں بار بار یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ جب تک جموں و کشمیر میں با اختیار حکومت قائم ہو کر اپنا کام نہ شروع کر دے۔ اور تمام محکموں میں تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کا تقرر عمل میں نہ آ جائے۔ اس وقت تک گورنمنٹ ہند ریاست کے تمام نظام کو اپنے ہاتھ میں رکھے۔ اور انگریزی فوج کو ریاست کے ہر شہر اور قصبہ میں متعین کر دے۔

اخبار زمیندار کی شر انگیزی

زمیندار مورخہ ۱۷ر نومبر میں مسلمانان جموں و کشمیر چند فقرات اپنے حق میں دیکھ کر حیران تھے۔ کہ اس ملت فروش کو جو مسلمانان ریاست کو نیست و نابود کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ ایسا لکھنے کی توفیق کیسے ہوئی۔ بعض نبض شناس لوگوں نے پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا۔ کہ یہ بھی "زمیندار" کی کوئی چال ہے۔ چنانچہ ۱۸ر نومبر کے اخبار سے یعنے دوسرے ہی دن اس کی ہمدردی کی قلعی کھل گئی۔ جب کہ اس نے یہ تحریر کر دیا۔ کہ مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ انگریزی فوج ریاست سے جلد واپس چلی جائے۔ حالانکہ گورہ فوج کا آجکل جموں سے چلے جانا مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے مترادف ہے۔ ریاست کے ہندوؤں اور ریاست کا یہی منشاء ہے جس کی ترجمانی "زمیندار" نے کی ہے۔ فی الحال مسلمان انگریزی فوج کے قیام کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دینگے۔ اور اگر بفرض محال یہ فوج واپس ہی گئی۔ تو مسلمانان جموں اس کی روانگی سے قبل انگریزی علاقہ میں نقل مکان کر جائینگے (نامہ نگار)

کشمیر کی فوج

ریاست جموں و کشمیر کی فوج چھ پلٹنوں پر مشتمل ہے جن سے تین پلٹنیں چار چار کمپنیوں کی ہیں۔ (ہر کمپنی میں دو دو سو سپاہی ہیں) اور تین پلٹنوں میں تین تین کمپنیاں ہیں۔ چار چار کمپنیوں والی تینوں پلٹنیں خالص ہندو ہیں۔ اور تین کمپنی والی تین پلٹنوں میں نصف مسلمان اور نصف ہندو۔ مہاراجہ صاحب کے پیلس گارڈ رسالہ میں کوئی مسلمان نہیں ہے۔ اور ریاست کا دوسرا رسالہ جس میں پانسو سوار ہیں۔ خالص ہندوؤں کا ہے۔ چند سال قبل ریاستی رسالہ میں نصف سے زیادہ مسلمان تھے۔ کیونکہ ریاست میں فوجی ملازمت پیشہ مسلمان لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ مگر اس رسالہ کو مسلمانوں سے پاک کرنے کے لئے یہ تجویز نکالی گئی۔ کہ چونکہ رسالہ جنگ میں چنداں مفید ثابت نہیں ہوا۔ لہذا اسے بالکل اڑا دیا جائے۔ تمام سوار موقوف یا ریٹائر کر دیئے گئے۔ تو چند ہی روز بعد رسالہ پھر مرتب کر لیا گیا۔ جس میں کسی مسلمان کو ملازم نہ رکھا گیا۔ اور اب مسلمانوں کا شکار اسی رسالہ اور ہندو پلٹنوں سے کھیلا گیا۔ پلٹنوں میں مسلمانوں کی جو چار کمپنیاں ہیں۔ ان کے سپاہی دور دراز علاقوں میں یعنی کچھ تو شاردا کے پہاڑ پر جو یاغستان سے ملحق ہے۔ کٹھ کی حفاظت کے لئے اور کچھ لداخ میں جو چین اور تبت کی سرحد پر ہے۔ اور کچھ گلگت میں جو پامیر یعنی بالشویکوں کی سرحد سے ملتا ہے متعین ہیں۔ اور تمام ریاست میں ہندو فوجی پھیلا دیئے گئے ہوئے ہیں۔ (نامہ نگار)

لالہ پرسرام ٹاؤن انسپکٹر آف سکولز جموں کی کارگزاری

جموں۔ ۲ر نومبر کے ہنگامہ میں جو ہندو زخمی ہو کر بعد میں سول ہسپتال میں فوت ہوئے۔ وہ دونوں شہر جموں کے مدارس کے ٹیچر پنڈت بھگت رام اور لالہ دیوان چند تھے۔ جو سب سے پیش پیش ننگی تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ اور ایسی شمشیر زنی کے الزام میں جو ایک ہندو بعد میں پولیس نے گرفتار کیا۔ وہ بھی شہر جموں کا ایک ٹیچر پنڈت گوری کانت ہے۔ ڈیڑھ دو ماہ کا عرصہ ہوا۔ یہ شخص محکمہ کی طرف سے ملٹری ٹریننگ حاصل کر کے آیا تھا۔ جموں پہنچتے ہی اسے ٹاؤن انسپکٹر نے ہندوؤں کو شمشیر زنی سکھانے پر مامور کر دیا۔ اور جب عوام میں اس بات کا چرچا ہوا۔ تو ٹاؤن انسپکٹر مذکور نے پنڈت گوری کانت کو بغیر منظوری انسپکٹر مدارس رخصت دیکر آزاد کر دیا۔ ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جموں میں اسی ہنگامہ کے روح رواں خاصکر لالہ پرسرام بھابڑہ ہیں۔ جن کا کردار ابتدائے ملازمت سے اس وقت تک عجیب و غریب باتوں کا مرقع ہے۔

راجہ ہری کشن کول جموں میں!

کل بتاریخ ۱۹ر نومبر راجہ ہری کشن کول سری نگر سے یہاں پہنچے۔ آپ نے شام کو مسلم نمائندگان کو مرزا ظفر علی صاحب ہوم منسٹر کی قیام گاہ پر بلایا۔ اور سردار گوہر رحمان خان صاحب کو کہا۔ کہ آپکو یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اب آپکے ساتھ انصاف کیا جائیگا۔ لہذا آپ پولیس اور حکام جموں سے تعاون کریں۔ نیز گورنر جموں کو ان مسلمانوں کی جن کو گزشتہ حادثہ میں نقصان پہنچا ہے۔ ایک فہرست بھی ارسال کریں۔ تاکہ حکومت تلافی مافات پر عمل کر سکے۔ سردار صاحب نے کہا۔ آپ ہی فرمایئے۔ حکومت نے ابتک ہمارے ساتھ کونسا انصاف کیا ہے۔ اور پولیس نے کب غیر جانبدارانہ روش اختیار کی ہے۔ ہم نے اپنے مقتولین مجروحین اور نقصان مال کی فہرست حکام مقامی کے پاس ارسال کر دی ہوئی ہے۔ فرمایئے پولیس نے اپنے فرض منصبی سے کیوں اغماض کیا۔ اور کیوں ابتک کسی ہندو کو قتل یا لوٹ کے جرم میں گرفتار نہیں کیا۔ پھر حادثہ کے چوتھے روز جب آپ سے یہ التماس کی گئی۔ کہ رگھوناتھ مندر میں ہمارے مسلم مقتولین کی لاشیں اور لوٹا ہوا اسباب موجود ہے۔ اسکی تلاشی کرائی جائے تو آپ نے توجہ نہ کی۔ اور ان تالابوں کو جن میں سے مسلمانوں کا لوٹا ہوا مال برآمد ہو رہا تھا۔ ہماری درخواست پر خشک کر کے مسلم مقتولین کی نعشوں کو تالابوں سے برآمد کرایا گیا۔ کیا آپ ہم کو ایسے مسلم کش مجرموں سے تعاون کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جنہوں نے ۴۸ مسلمان جموں میں اور ۲۵ مسلمان بیرپور میں قید کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ جن دو ہندوؤں کو یہاں گرفتار کیا گیا تھا۔ انکو اسی وقت چھوڑ دیا گیا تھا۔ ہم اپنی تحقیقات اسوقت تک نہ کرائیں گے۔ جب تک کوئی غیر جانبدار پولیس اور تحقیقات کنندہ ہم کو نظر نہ آئے۔ (نامہ نگار)

اشتہار

بعدالت جناب خان بہادر محمد علی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب اختیار یافتہ مجسٹریٹ درجہ اول دوابن

فرم سیٹھ راجہ رام حکم چند جانب واقعہ کلاچی بذریعہ سیٹھ تلوک چند ولد سیٹھ راجہ رام ذات جانب سکنہ کلاچی مالک حصہ فرم مذکور مدعی

بنام

نصر اللہ خان ولد خان صاحب محمد اکبر خان براہمڑی سکنہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان مدعا علیہ۔

دعویٰ دلا پانے مبلغ /۳۰۰۰ روپیہ

بروئے پرامیسری نوٹ

رپورٹ پیادہ سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ عرصہ سے عدم پتہ ہے۔ مدعی اس کا پتہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۲۸/۱۱/۳۱ کو خود کو بعدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً حاضر کر دے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ اس کے برخلاف عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۳۱ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

سب جج درجہ اول دوابن

حیرت انگیز رعایت کا آخری موقعہ

جو لوگ اپنے خطوط ۲۶ و ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز ۸/ آنے میں ملیگی

یہ مجرب اور مفید ادویات جن کے متعلق جناب ناظم صاحب الفضل الفضل کے ۲۹ جون ۱۹۲۶ء کے اشو میں لکھتے ہیں:" کہ ان ادویات کا میں نے تجربہ کیا۔ مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر مفید ہونیکا اطمینان نہ حاصل کرلیں امید ہے احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے"

کیونکہ موسم سرما شروع ہے۔ اکسیر اعظم اور اکسیر البدن کے استعمال کے لئے یہ موسم بہت اچھا ہے اور نیز ان ادویات کی شہرت اور یہ یقین دلانے کے لئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی فرمائشیں ٹھیک ۲۶ و ۲۷ نومبر کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے۔ انہیں ۸/ فی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویات ملینگی۔ محض ان ادویات کی شہرت کے لئے یہ حیرت انگیز رعایت دیجارہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرینگے۔ وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارے گاہک بن جائیں گے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے!

اس سرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا۔ اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ/) نصف قیمت ایک روپیہ ۴ آنے (عہ/) محصول ڈاک علاوہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں: "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپکے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری بیماری دور ہو گئی۔ اور ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدون آپکے کہنے کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو اس غرض کے واسطے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔

ایک ماہ کی خوراک کی قیمت (صہ) پانچ روپے۔ نصف قیمت (عہ/) دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپسے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپنے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کریں" شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا...... مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ سے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"

اکسیر اعظم

یہ سدھ مکردھج یعنی سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی۔ عنبر وغیرہ کا مرکب ہے۔ اس کا اثر آخیر عمر تک رہتا ہے یہ ایک لاثانی چیز ہے۔ جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے بمفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل و دماغ و اعصاب۔ ضعف بصر۔ ضعف ہاضمہ۔ اعصابی درد۔ نزلہ۔ سر درد۔ شقیقہ۔ بے خوابی۔ مسوڑھوں سے خون کا آنا۔ منہ سے پانی جاری رہنا۔ دانتوں کا درد۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ قے۔ ڈکاروں کی کثرت۔ معدہ کی ترشی۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ پیشاب کی کثرت۔ ذیابیطس۔ سرعت۔ خرابی خون۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ وغیرہ کے لئے یہ تریاق اکسیری اور یقینی علاج ہے۔ مستورات کے علاج بانجھ پن اور جریان الرحم کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کیپ میں ۶۰ گولیاں ہیں۔ پچیس روپے (عـــــ۲۵) نصف قیمت بارہ روپے آٹھ آنے (عـــــ۱۲/۸) محصول ڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ متلی۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کے زیر ہضم ہے۔ دودھ۔ گھی۔ انڈے۔ بالائی۔ مکھن۔ وغیرہ مرغن غذائیں ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دیتی ہے مزدور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کے لئے کافی ہے۔ صرف دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں: "کہ کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنی ذاتی استعمال کے لئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم۔ اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ و شکم کی شکایت رفع ہو گئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپکے کام میں برکت دے۔"

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان گوشت خورہ۔ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ (عہ) نصف قیمت ۸/

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں:" کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ علاوہ دانتوں کو مفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کیلئے بھی بہت مفید ہے "

(نوٹ) جس صاحب کا آرڈر بعد از منہائی رعایت بیس روپے کا ہوگا۔ انہیں محصول ڈاک معاف۔ چونکہ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہنچتی ہے ان کے لئے بجائے ۲۶ و ۲۷ نومبر کے ۲۶ و ۲۷ دسمبر کی تاریخیں ہوں گی۔ چونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جا سکتا۔ اس لئے غیر ممالک کے اصحاب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصول ڈاک مع پیکنگ ایک روپیہ دس آنے فی پونڈ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہیئے

ملنے کا پتہ، منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور غیر ممالک کی خبریں

لندن سے ۱۹ نومبر کی اطلاع ہے کہ فیڈرل کمیٹی کا اجلاس ۲۴ نومبر پر ملتوی ہو گیا ہے۔ اس روز فنانس کا کھلا اجلاس منعقد نہ ہو سکے گا۔ گاندھی جی نے اجلاس میں تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ کانفرنس نے گذشتہ سال جو فارمولا پیش کیا تھا کانگرس اس کی تصدیق نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس میں برطانی تاجر اور ہندوستانی تاجر میں کوئی امتیاز نہیں رکھا گیا تھا۔

دہلی سے ۱۹ نومبر کی خبر ہے کہ حکومت ہند اس بات پر غور کر رہی ہے۔ کہ اخبارات پر ایک پیسہ کی بجائے دو پیسہ کا ٹکٹ چسپاں کرنے کا قانون منظور کیا جائے۔ اس سے اسے بہت مالی امداد ملنے کی توقع ہے۔

۲۰ نومبر کو اسمبلی میں جب وائسرائے کے سفارش کردہ بل پر غور و خوض شروع ہوا۔ تو سوائے چند ایک کے تمام غیر سرکاری ارکان باہر چلے گئے۔ اور جب رائے شماری کا وقت آیا۔ تو سب نے واپس آکر نہیں نہیں پکارنا شروع کر دیا۔ اور بل ۴۸ کے مقابلہ میں ۵۱ آرا سے مسترد ہو گیا۔ اسمبلی کا اجلاس غیر معین وقت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۱۹ نومبر کی خبر ہے کہ جاپانی افواج نے قصبہ ٹسی پر قبضہ کر لیا ہے۔ انہوں نے چینی پولیس سے ہتھیار رکھوا لئے اور اعلان کر دیا۔ کہ امن پسند شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کی جائے گی۔ مگر پھر بھی جنگ ہوئی۔ تین سو جاپانی اور تین ہزار چینی ہلاک ہو گئے۔

پونا کے ایک اچھوت لیڈر مسٹر پائیڈی نے آل انڈیا اچھوت کانفرنس کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے گاندھی جی کے اس دعوئی پر شدید نکتہ چینی کی۔ کہ وہ اچھوتوں کے نمائندہ ہیں۔ اور چیلنج کیا۔ کہ گاندھی جی مقابلہ کر کے دیکھ لیں۔ کہ انہیں زیادہ ووٹ ملتے ہیں۔ یا ڈاکٹر امبید کر کو۔

یہ افواہ غلط ہے کہ برطانی افواج کشمیر سے جلد بلائی جائیں گی۔ حکومت ہند کا ابھی اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ہز ہائنس سر آغا خاں نے انگلستان سے مسلم رہنماؤں کے نام ایک اپیل ارسال کی ہے کہ کشمیر میں گلینسی کمیشن کی تحقیقات اور اس کی رپورٹ کی اشاعت تک وہاں جتھے بھیجنے بالکل بند کر دئے جائیں۔ کیونکہ اس طرح ممکن ہے۔ تصفیہ کی راہ میں روکیں پیدا ہوں۔

کانگرس کی مجلس عاملہ نے ایک اجلاس میں ضلع الہ آباد کے کسانوں کو عدم ادائے مالیہ کا مشورہ دیا ہے۔ پنڈت جواہر لال نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ یہ تحریک اگر ضروری ہوا۔ تو دوسرے اضلاع میں بھی شروع کی جائیگی۔ یہ سراسر اقتصادی تحریک ہے سیاسی نہیں۔ اور اس سے گاندھی ارون سمجھوتہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔ کیونکہ سمجھوتہ میں درج ہے کہ اگر مالیہ میں تخفیف نہ کی گئی۔ تو کانگرس کو اختیار ہو گا۔ کہ مدافعانہ تدابیر اختیار کرے۔

مسٹر سی۔ ایس۔ رنگا آئر جو اسمبلی میں نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر ہیں۔ عنقریب اخبار ڈیلی ہیرلڈ لاہور کے ایڈیٹر مقرر ہونے والے ہیں۔

۲۰ جون بروز جمعہ لاہور کی کئی ایک مساجد میں مسلمانوں نے جلسے منعقد کر کے وزارت بلدیات پنجاب کے اس رویہ کے خلاف آواز بلند کی۔ جو اس نے میونسپل کمیٹی لاہور کے صدر کا اعلان سرکاری گزٹ میں نہ کرنے کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔

فیڈریشن کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے اپنی آئندہ حکومت کا خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ اچھوت اس وقت اونچ ذات کے ہندوؤں کے رحم پر ہیں۔ حالات کو مساوی کرنے کے لئے مجلس مقننہ کا پہلا کام یہ ہو گا۔ کہ ان لوگوں کو اراضی مفت دی جائے۔ اور اس کی قیمت سرمایہ دار جماعتوں سے جن میں یورپین بھی شامل ہوں گے۔ وصول کی جائیگی۔ جن لوگوں کو سرکاری خدمت کی وجہ سے زمینیں دی گئی ہیں۔ ان کے متعلق دوبارہ غور کرنا پڑے گا۔ اور ایسی زمینیں فوراً چھین لی جائیں گی۔ نئی دہلی کو استعمال میں لانے کے متعلق کہا۔ اگر پرانی دہلی میں پلیگ یا ہیضہ پھوٹ پڑا۔ تو نئی دہلی کی عمارتوں میں پلیگ کے مریض رکھے جائیں گے۔ اور ان عمارتوں کو ہسپتال کے طور پر استعمال کیا جائیگا۔ اسی طرح اگر کسی عمارت یا مقام کو غیر ضروری خیال کیا گیا۔ تو اس کو مالک سے فوراً چھین لیا جائیگا۔

"زمیندار" ۲۲ نومبر نے لکھا ہے۔ کہ ڈیڑھ ماہ کی پیہم اپیلوں کے بعد صرف ۲۴۸ روپے ۲ آنے اس کے کاسہ گدائی میں پڑے ہیں۔

"ملاپ" نے لکھا ہے۔ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جس طرح بھرت پور کے راجہ سے یہ لکھوا لیا گیا تھا۔ کہ میں اپنی ریاست وائسرائے کے سپرد کرتا ہوں۔ اسی طرح مہاراجہ کشمیر سے بھی وعدہ لے لیا جائے۔ اور ان کے اختیارات کم کر دئے جائیں۔

لنڈن کی اطلاع ہے کہ سر آغا خاں کو متعدد دھمکی آمیز خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے خفیہ پولیس کا ایک خاص سراغرساں ان کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔

سر علی امام اور سر سلطان احمد جو گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں لنڈن گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

لنڈن کے ایک جلسہ میں سر ہور وزیر ہند نے اسلامی تاریخ و تمدن کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا۔ مجھے اس بات سے خاص مسرت حاصل ہوتی ہے۔ کہ برطانوی سلطنت اور مسلمانوں کے درمیان گزشتہ زمانہ میں غلط فہمی کے جو بادل چھائے رہے۔ اب دور ہو گئے ہیں۔

افواہ ہے۔ کہ گورنر جنرل اپنے خاص اختیارات کے ذریعہ کارڈوں کی قیمت میں اضافہ کی تجویز جسے اسمبلی نے مسترد کر دیا ہے۔ منظور کر دیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جموں میں جو گورہ فوج آئی ہے۔ اسے تنخواہ تو حکومت ہند کی طرف سے ملیگی۔ لیکن خورد و نوش کا خرچ حکومت کشمیر برداشت کریگی۔ جو ۱۸ سو روپیہ روزانہ ہے۔

لنڈن کی ۲۰ نومبر کی خبر ہے۔ کہ کیبنٹ نے ہندوستان کے معاملات پر غور کیا۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ وزیر اعظم کے ۱۴ جنوری والے اعلان میں مندرجہ پالیسی کی پوری پوری حمایت کی جائے۔

کلکتہ۔ ۲۰ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ اب جب سول نافرمانی کا وقت آیا۔ تو ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو ۲۴ گھنٹوں کا نوٹس دیا جائے گا۔ گول میز کانفرنس میں شامل ہو کر ہم نے سخت غلطی کی ہے۔ اس کا خمیازہ یہ ملا ہے کہ ہماری فوج میں کچھ انتشار پیدا ہو گیا ہے۔

لکھنؤ۔ ۲۰ نومبر۔ ضلع لکھنؤ کے مواضعات میں کسانوں کی مالی حالت اس قدر خراب و خستہ ہے کہ ایک کسان کو لگان ادا کرنے کے لئے اپنی لڑکی فروخت کرنی پڑی۔

نیویارک۔ ۱۹ نومبر۔ گذشتہ دس ماہ کے دوران میں امریکہ میں ۱۷۰۰ بنک فیل ہوئے ہیں۔ اس طرح امانتداروں کے ڈیڑھ ارب ڈالر مارے گئے ہیں۔ صرف اکتوبر میں ۵۱۲ بنک فیل ہو گئے۔

لنڈن۔ ۱۹ نومبر۔ کل انز آف کورٹ میں ۵۱ نئے بیرسٹر درج رجسٹر ہوئے۔ ان میں ۵ لیڈی بیرسٹر بھی شامل ہیں۔ جن میں ایک ناگپور کے خان بہادر بہرام جی کی لڑکی ناز بہرام جی بھی ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔